ناعمثی

ایک حدیث

عَن عَبدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسبِ الحَلَالِ
فَرِیضَۃٌ بَعدَ الفَرِیضَۃِ (مشکوٰۃ، کتاب البیوع)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرض کی
ادائیگی کے بعد، ایک فرض، کسبِ حلال کی طلب ہے۔

اسلام نے مسلمان پر کئی چیزیں فرض کی ہیں، جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً نماز فرض کی
دن اور رات میں پانچ وقت بہر حال پڑھنی چاہیے۔ انسان تندرست ہو، بیمار ہو، سفر میں
حضر میں ہو، یہاں تک کہ حالتِ جنگ میں ہو، ہر صورت میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔
کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھ کر پڑھنا مشکل ہو تو لیٹ کر پڑھے، نماز پڑھنا
ہوگی۔

اسی طرح اگر تندرست ہو بیمار نہ ہو تو رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے۔ سفر یا عذر
کی صورت میں البتہ بعد میں رکھے جا سکتے ہیں۔

اگر صاحبِ نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

مال دار اور دولت مند ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا بھی فرض ہے۔

کلمہٴ شہادت اور قبولِ اسلام کے بعد یہ اسلام کے بنیادی ارکان اور فرائض ہیں جن پر عمل کرنا
ہر حال اور ہر صورت میں ضروری ہے۔

ان کے علاوہ کچھ اور فرائض بھی ہیں جو مسلمان پر عائد ہوتے ہیں۔ مثلاً غریب کی مدد کرنا،
یتیم کے سرپرست شفقت رکھنا، مسکین سے ہمدردی کا برتاؤ کرنا، بیواؤں اور مستحق لوگوں
کی ان کی جائز ضرورت کے مطابق روپے پیسے سے امداد کرنا۔ ہمسائے سے حسن سلوک کرنا، معقول
حال تعاون کرنا، لوگوں سے حسنِ اخلاق سے پیش آنا، مسلمان اجتماعی یا انفرادی طور پر کسی تکلیف

میں مبتلا ہوں تو ان کی تکلیف رفع کرنے کے لیے کوشاں ہونا۔

اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑا فرض اور بھی ہے، جس کا ذکر اس مختصر سی حدیث میں کیا گیا ہے اور جو دیگر فرائض کے ساتھ وابستہ ہے، اور وہ ہے کسبِ حلال۔! یعنی حلال کی کمائی۔!! یہ حدیث ایک چھوٹے سے جملے پر مشتمل ہے، لیکن معنی و مفہوم کے اعتبار سے بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں اور اچھی خاصی تعداد میں ہیں، جو باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حاجی بھی ہیں، لیکن اس کی کوئی پروا نہیں کرتے کہ ان کے ذرائع آمدنی کیا ہیں۔ انھوں نے نماز، روزے اور ذرائع آمدنی کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ وہ چور بازاری کرتے ہیں، سمگلنگ کرتے ہیں، ان کے لینے کے باٹ اور، دینے کے اور ہیں، کاروبار میں جھوٹ بولتے ہیں، قدم قدم پر غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، رشوت لیتے اور دیتے ہیں، اپنی مطلب برآری کے لیے لوگوں سے دھوکا اور فریب کرتے ہیں، دفتروں میں ملازم ہیں اور بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سب چیزیں غلط، خلافِ اسلام اور خلافِ شریعت ہیں۔ لیکن اس کا انھیں قطعاً کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ان کے نزدیک یہ کوئی گناہ کی بات نہیں، کیوں کہ وہ فرائض بجالاتے ہیں، یعنی نماز پڑھتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں، حج بیت اللہ کرتے ہیں اور مسجدوں کو چندہ دیتے ہیں۔

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے محض ان فرائض کی ادائیگی کفایت نہیں کرتی، جب کہ آمدنی کے ذرائع صحیح نہ ہوں اور جس طریقے سے رزق حاصل کیا جا رہا ہے، وہ نقص و عیب سے پاک نہ ہو۔

جس طرح نماز، روزہ اور صاحبِ حیثیت ہونے کی صورت میں حج اور زکوٰۃ فرض ہے، اسی طرح کسبِ حلال، کسبِ حلال کی طلب اور رزقِ حلال کا حصول بھی فرض ہے۔ یعنی فرائض کا ایک طویل سلسلہ ہے، جس میں کسبِ حلال کی سعی و طلب بھی شامل ہے۔

جو شخص کھانے پینے اور حصولِ رزق میں احتیاط سے کام نہیں لیتا اور جو کچھ سامنے آیا، ہڑپ کر جاتا ہے، بارگاہِ خداوندی میں اس کی دعا کو بھی شرفِ قبولیت حاصل نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص انتہائی خشوع و خضوع سے اور انتہائی عاجزی سے اللہ کے حضور

دعا مانگتا ہے، مگر اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا اور لباس وغیرہ سب حرام کے ذرائع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے شخص کی دعا کیوں کر قبول ہو سکتی ہے۔

بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اپنے الفاظ اور مفہوم میں بالکل واضح ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آمدنی کے ذرائع کو معمولی نہ سمجھو، کسبِ حلال کی طلب اور کوشش بھی دوسرے فرائض کی طرح فرض ہے۔ اس کا ہر وقت اہتمام کرو۔ فرائض کی فہرست اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔